۱

41212-Kavishs-BB

تاریخ: ______ دن: ______

Mock-5 اسلامیات

سوال نمبر (7)

مسلم امت کی حالت زوال ۔ اسباب اور حل :

تعارف :

اسلام کی تاریخ نہایت لمبی ہے مختلف ادوار میں مختلف قوموں نے اسلام کا بول بالا کیا۔ کبھی عروج تک پہنچے تو کبھی زوال تک جیسے اقبال فرماتے ہیں

وہ معزز تھے زمانے میں مسلمان ہوکر
اور ہم خوار ہوئے تارک قرآن ہوکر

PESTAL

عروج اور زوال کی وجہ ظاہر ہے صرف قرآن اور اللہ اور اسکے رسول کے احکامات پر عمل کرنا یا نہ کرنا ہی ہے۔ آج کے مسلمان بھی اسی وجہ سے زوال کا شکار ہے اور دنیا میں ایک بڑی قوم ہونے کے باوجود خوار زندگی بسر کر رہے ہیں۔

زوال کے بنیادی اسباب :

(۱) **فکری و نظریاتی اسباب :**

مسلمانوں

کی زوال کی بنیادی وجہ انکا دین سے غفلت اور روحانی کمزوری ہے۔ مسلمان، مسلمان نہیں رہا۔ یہاں تک کہ وہ غیر مسلم لوگ جو کاروبار میں مسلمانوں پر بھروسہ رکھتے تھے اب وہ ڈر اور خوف کا شکار ہے۔ مسلمانوں نے انتہا پسندی اختیار کی ہے یہ مذہب کسی جبر کو رونما کرتے ہے جبکہ اللہ فرماتے ہے

"دین میں کوئی جبر نہیں۔"

ناپ تول میں کمی معاشرے میں اعتدال کے نظام کو متاثر کرتی ہے اور اسطرح دنیا میں مسلمانوں کی جو انتشار پسندی والی تصویر کشی کی جاتی ہے۔ اسکے علاوہ مسلمان علم سے دور بھاگتے ہے اور اجداد کے عمل کو تو شانوں پیچھے پھینکا ہوا ہے۔ یہی وجہ انکے زوال کا سبب بنتا جا رہا ہے۔

(۲) سیاسی اسباب:

مسلمان اب وہ پہلے جیسے بہادر اور نڈر نہ رہے ان میں وہ قیادت کا جذبہ نہ رہا۔ کرپشن، لسانیت (قومیت) اور دیگر برائیاں اپنا کر نہ صرف دنیا میں اپنا وقار کھو دیا بلکہ غربت اور افلاسی کو بھی اپنا مقدر بنا لیا۔ اسکے علاوہ تقسیم نے انکو دو چار کر دیا ہے۔

(3) **معاشی اسباب:**

اگر غور کیا جائے تو مسلمان دنیا کے سب سے اعلیٰ اور وسائل سے بھرپور خطوں پر آباد ہے لیکن پھر بھی یہ معاشی بدانتظامی کے سبب برے حالات میں مبتلا ہے۔ مسلمانوں کا جدید علوم سے کنارہ کشی انکو بہت پیچھے دکیل دیتا ہے اور یہی انکے مغرب پر انحصار کی سب سے بڑی وجہ بنی ہے۔ ہمارے ہاں زیادہ تر لوگ سائنس کو برا اور اسلام کے خلاف تصور کرتے تھے اور انگریزی زبان تو گویا کوئی بڑا گناہ کا کام تصور ہوتا تھا۔ یہی سوچ ہماری معاشی پسماندگی کی سب سے بڑی وجہ بنی ہے۔

(4) **علمی و تعلیمی اسباب:**

مسلمانوں کا سائنس، ٹیکنالوجی اور تحقیق سے منہ موڑنا اور پرانے عقائد سوچوں سے جوڑے رہنا انکے زوال کا سبب بنی۔ اسکے علاوہ تعلیمی اداروں میں جدید علوم پر توجہ نہ دینا اور نصاب کو عالمی سطح کے برابر نہ کرنا بھی بڑی وجہ زوال تصور کی جاتی ہے۔

(5) **سماجی اسباب:**

مسلمان فرقہ واریت اور سماجی بدنظمی کا شکار بن چکے ہے۔ ان میں برداشت، صبر اور اتفاق

جھوٹ اور ریح:

انسانوں کے

جیسے صفات کا نہ ہونا انکو اخلاقی طور پر زوال کی طرف کھینچ رہے ہے۔ اسکے علاوہ عورتوں کو یکساں حقوق اور معاشرے میں مردوں کے ہم پلہ قرار نہ دینا بھی وجہ پسماندگی شمار کی جاتی ہے۔

(۶) **بین الاقوامی اسباب:**

مسلمانوں کے نااتفاقی عالمی طاقتوں کا ان پر مسلط ہونا اور دنیا میں کمزور کرنے میں بڑا کردار ادا کرتی ہے۔ اسکے علاوہ دنیا میں مسلمانوں کا ایک بُرا تصور بنایا گیا ہے اور مسلمان اس میں اضافہ کیے جا رہے ہے۔

اسباب کو دور کرنے کے طریقے:

(۱) **نظریاتی اصلاحات:**

مسلمانوں کو قرآن اور سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھنا چاہیے۔ ایک متوازن اسلامی تصور پیش کرنا چاہیے تاکہ دنیا اسلام سے ڈرے نہیں بلکہ اسکے طرف مائل ہو جائے۔ جیسے حضورؐ کا فرمان ہے۔ "میرے بعد قرآن اور سنت کو مضبوطی سے پکڑے رکھو۔"

مسلمانوں کو اتفاق اور اتحاد سے دنیا میں آگے بڑھنا بڑھنا چاہیے اور ہر مسئلے کیلئے اجتہاد کا حل انکا اولین ترجیح ہونی چاہیے۔

(۲) **معاشی اصلاحات:**

مسلمانوں کو جدید سائنس اور ٹیکنالوجی سے دوری کو کم کرنے کے ساتھ ساتھ خود کو جدید دور کے سانچے میں ~~ڈھلنا~~ ڈھلنے کی ضرورت ہے۔ اسکے علاوہ وسائل کے برابر تقسیم بھی انکی معاشی طور پر کامیابی کے طرف ایک مثبت قدم تصور کیا جا سکتا ہے۔

(۳) **سیاسی اصلاحات:**

مسلمان رہنماؤں کی دیانت داری اور پوری امت مسلمہ کے درمیان ہم آہنگی انکو انتشار سے بچا سکتی ہے اور اسکے ساتھ قانون کو سب کیلئے برابر و تصور کرنا اور ہر جگہ اسلام کے قوانین کو ترجیح زوال کے اسباب کو جڑ سے ختم کرنے میں بڑا کردار ادا کر سکتی ہے۔

(۴) **تعلیمی اصلاحات:**

جدید تعلیم کے طرف رجحان اور نصاب کو بہتر بنانا اور دنیا کے تعلیم کے ہم پلہ کرنا تعلیمی

میدان میں ایک کامیاب کوشش ہوگی۔

(5) **سماجی اصلاحات:**

معاشرے میں اچھے اخلاق اور کردار کا فروغ جو سچائی، دیانت داری، برداشت، رواداری اور اتحاد پر زور دیں۔ مرد و خواتین کو یکساں مواقع اور حقوق وغیرہ دینا بھی اُمتِ مسلمہ کے زوال کے برعکس کام کریگی۔

(6) **بین الاقوامی اقدامات:**

دنیا میں اسلام کے بہترین تصویر کشی کرنا جو کہ ہمارے انفرادی اخلاقی معاملات کے زمرے میں آتی ہے۔ یہ دنیا سے اسلام کا بُرا امیج ختم کرنے میں بڑا کار آمد قدم رہے گا۔ مسلمان ممالک کے درمیان اتحاد کو فروغ دینا یعنی او۔آئی۔سی OIC کا جو مقصد ہے اسکو اسکے پایہ تکمیل تک پہنچانا مسلمانوں کو بین الاقوامی سطح پر بلند مقام ~~دلا~~ دینے کی گرانٹی ہے۔

خلاصہ کلام:

مسلمانوں کی عروج اور زوال انکی اپنی اعمال کی وجہ سے ہے۔ اچھے اور اسلام لیسز معاشی، سیاسی اور سماجی اصلاحات انکی کامیابی کا واحد ذریعہ ہے۔

(سوال نمبر 6)

"لا تفسدوا فی الارض" کا آج کے دور میں وضاحت:

تعارف:

قرآن کے اس آیت کا مطلب ہے "دنیا میں فساد نہ کرو"۔ جو انسانوں کو فساد روکنے اور عدل و انصاف پر مبنی ایک پُر امن معاشرے کی تشکیل کی درخواست ہے۔

مفہوم:

"فساد" انسانوں کا زمین پر ظلم، نافرمانی، بے ایمانی اور دیگر بُرے اعمال کرنے کا نام ہے جو انسان کی زندگی کو بڑی حد تک متاثر کرتی ہے۔ اللہ نے انسانوں کو زمین پر اپنا خلیفہ بنا کر بھیجا ہے اور انکو زمین پر فساد برپا کرنے سے منع فرمایا ہے۔

آج کے دور میں اسکی وضاحت:

(۱) اخلاقی فساد:

جھوٹ، دھوکہ، رشوت اور بدعنوانی آج کے دور کے فسادات

دن: ـــــــ تاریخ: ـــــــ

ہے۔ جھوٹی خبریں پھیلانا کسی کو بدنام کرنا یا کسی کے کردار پر انگلی اُٹھانا یہ سب اخلاقی فسادات کے زمرے میں آتے ہیں۔

۲) **سیاسی فساد:**

قانون کو تمام لوگوں کیلئے یکساں نہ کرنا، طاقت کا غلط استعمال اور اپنے عہدیوں کو صرف اپنے مفاد تک محدود رکھنا سیاسی فسادات ہے۔ اس سے جنم لینے والے برائیاں معاشرے کو کھوکھلا کر دیتے ہیں: جیسے کرپشن اور نیپوٹزم (Biasness) وغیرہ۔

Nepotism نیپوٹزم

۳) **تجارتی فساد:**

تجارتی فساد میں لین دین میں کمی کوتاہی ملاوٹ، ناجائز نفع اور مزدوروں سے اکثرہ کام لینا سب شامل ہے۔ اس سے معاشرے میں بدامنی، بےیقینی پیدا ہو جاتی ہے اور معاشرہ برائی کی طرف مائل ہونے لگتا ہے۔

۴) **ماحولیاتی فساد:**

درختوں کی کٹائی، آلودگی کا پھیلاؤ، اور ایسے چیزوں کا استعمال جو ماحول کو گندہ اور آلودہ کرتی ہے یہ ماحولیاتی فسادات ہے۔

(۵) مذہبی فسادات:

مذہب کے نام پر قتل و غارت، شدت پسندی اور غلط بیانی وغیرہ مذہبی فسادات ہے۔ جدید دور میں مسلم مذہبی فرقے ایک ہی مذہب کے ایک دوسرے کے خلاف خون کھولے ہوتے ہیں۔ آئے دن فتوے ارسال کرنا بھی اسی زمرے میں آتا ہے۔

عملی مثالیں:

① سب سے پہلے اگر ماحولیاتی فساد کی بات کی جائے تو درختوں کا نہ کاٹنا، ایسی چیزوں کا استعمال کرنا جو Bio degradable ہو، پلاسٹک اور دیگر نان بائیوڈیگریڈیبل Non-Biodegradable چیزوں کا استعمال نہ کرنا۔

② کرپشن کا خاتمہ کرنا جیسے پاکستان نے 2028 تک اسکو مکمل طور پر ختم کرنے کی ٹھان لی ہے اور اسکے طرف ضروری اقدامات پر عمل درآمد ہو رہی ہے۔

③ انسانوں کی فلاح و بہبود کے کاموں کو فروغ دینا جس سے انکی جسمانی، روحانی اور دماغی بیماریوں کا خاتمہ ہو۔

دن: ____ تاریخ: ____

(۴) زیادہ سے زیادہ درخت لگانا اور Bio-fuel سے گرین انرجی کی طرف ~~گامزن~~ گامزن ہونا

(۵) سوشل میڈیا کو اچھے طریقے استعمال کرنا، اس پر غلط بیانی اور پروپیگنڈوں کے پھیلاؤ کے خلاف مہم چلانا.

خلاصہ کلام:

اس آیت کو زندگی کے تمام پہلوؤں میں ابلاغی کرنا ہی انسان کی نجات اور دنیا کو امن کا گہوارہ بنانے کا ذریعہ ہے. فساد صرف جنگ جھگڑوں کا نام نہیں بلکہ یہ معاشی، معاشرتی، سیاسی، انسانی ہر زاویے ~~کو اس سے بچانے کا کام ہے~~. پر ابلاغی ہوتا ہے اور قرآن نے انسانوں کو اس میں پڑھنے سے منع کیا ہے.

(سوال نمبر 6)

اسلامی سیاسی نظام کا مقصد: ایک عادل ریاست:

تعارف:

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جس

تاریخ: ______ دن: ______

ہے نہ صرف عبادات اور عقائد کو گھیرا ہے بلکہ انسان کے معاشی، معاشرتی، بین الاقوامی اور سیاسی معاملات میں بھی مکمل رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ سیاسی نظام اقتدار اور طاقت کا نام نہیں بلکہ عدل و انصاف اور معاشرتی قوانین کے فروغ کا نام ہے۔ قرآن و سنت میں سیاست کو عدل کا نام دیا گیا ہے۔

اسلامی سیاسی نظام کی بنیادیں:

اسلام کی بنیاد توحید پر رکھی گئی ہے اللہ اور اسکے رسول کے تمام احکامات پر عمل درآمد ہی اسلام کا نام ہے۔ سیاسی نظام کو اسلام کے سانچے میں ڈھلنا، برابر قانون کی فراہمی اور حکمرانوں کا اپنے مفاد کے اوپر عوام کو ترجیح دینا ہی اسلامی سیاسی نظام ہے۔

اسلامی ریاست کا بنیادی مقصد: عدل:

اسلام عدل و انصاف پر مبنی معاشرے کی تشکیل کا حکم دیتا ہے۔ جس میں تمام انسان برابر ہوں، قانون سب کیلئے یکساں ہو، وسائل اور دیگر اشیاء سب کو یکساں ملے

اور سب سے اہم بات جہاں پر حکمران ذاتی نفع کا
نہیں بلکہ معاشرتی فلاح و بہبود کا سوچ رکھتا ہو۔
قرآن میں بھی اللہ فرماتا ہے

"بے شک اللہ عدل کا حکم دیتا ہے"

اگر اللہ حکم دیتا ہے تو بھی کوئی جواز پیدا نہیں
ہوتا کہ انسان اپنی من مانی کرے۔ کمزوروں،
غریبوں کا استحصال وغیرہ سماج کو کمزور بناتی
ہے اور سیاسی نظام متاثر کرتی ہے۔

عدل قائم کرنے کے طریقے:

قانون کی بالادستی:

قانون
کو ہر چیز سے بالاتر تصور کرنا اور زندگی کے تمام معاملات
اس کے سانچے میں ڈالنا۔ قرآن اور سنت پر
مبنی قانون جس میں اللہ اور اسکے رسول کے احکامات
پر عمل درآمد کا ذکر ہو۔ ایک ایسا قانون جہاں
پر انصاف ذات پات، رنگ و نسل کے بناء پر نہ ہو۔
جہاں پر صرف عام شہریوں کا نہیں بلکہ حکمرانوں کا
بھی احتساب ہو۔ ایسا قانون اسلام کا قانون۔ مثال حضرت
عمرؓ کے دور میں ان پر احتساب سے واضح ہوتا ہے۔

تاریخ: ______ دن: ______

انسانی حقوق کا تحفظ :

عدل پر مبنی سیاسی نظام اصل میں انسان کو اسکے بنیادی حقوق بلا کسی تفریق کے دیتا ہے۔ انسان کی جان، مال، مذہب، پیشہ وغیرہ کے حقوق کا تحفظ ہی ایک بہترین سیاسی نظام کی طرف قدم ہے۔

معاشی انصاف :

سیاسی نظام ایسا ہونا چاہیے جو معاشرے سے تمام معاشی استحصال کو ختم کرنے میں بڑا کردار ادا کریں جیسے حضورﷺ نے مدینہ کو فلاحی ریاست بنایا تھا اور حضرت عمرؓ کے دور میں کوئی زکوٰۃ لینے والا نہیں تھا بالکل ویسے ہی نظام اور معاشرے کا فروغ دینا ہی اسلامی سیاسی نظام کا اصل مقصد ہے۔

جدید دور میں اسلامی سیاسی نظام :

دورِ جدید میں اسلامی سیاسی نظام تب ممکن ہے جب ہر انسان اپنے کیئے پر جواب دہ ہو جائے، صرف عام شہری ہی نہیں بلکہ حکمرانوں کا احتساب ایک اچھے معاشرے کی بنیاد دیتا ہے۔ ایسا معاشرہ جنیاد پر تعلیم، صحت، اور دوسری

آزادی بغیر تفریق کے ملے۔ جہاں انصاف کیلئے کسی کے پاؤں نہ پکڑنا پڑے۔ جہاں انسان کو اپنے مرضی کا مذہب اپنانے کی پوری آزادی ہو ایسا معاشرہ اصل میں اسلامی سیاسی نظام پر مبنی معاشرہ ہوگا۔ اور اسکے نتائج بھی عظیم ہی نکلے گے۔

خلاصہ کلام:

اسلامی سیاسی نظام صرف حکومت سنبھالنا نہیں ہے بلکہ ایک ایسا نظام قائم کرنا ہے جہاں پر انصاف، احتساب، عدل، امن اور احترام سرفہرست ہو۔

(سوال نمبر 2)

آخرت کا عقیدہ:

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو نہ صرف دنیا میں رہنے کے قوانین اور اصول بتاتا ہے بلکہ آخرت کے بارے میں بھی آگاہی دیتا ہے۔ عقیدہ آخرت دوسرے عقائد کی طرح اہمیت کا حامل ہے۔ آخرت پر یقین رکھنے کے بغیر عقیدہ اسلام

ادھورا ہے۔ جب انسان اس بات پر یقین نہیں کرے گا
کہ ایک دن ہمیں اللہ کے حضور کھڑے ہو کر اپنے
اعمال کے جواب دہ دینا ہے تو پھر انسان دنیا میں
اپنی من مانی کرتا پھرے گا۔

قرآن میں عقیدہ آخرت:

قرآن میں مختلف
مقاموں پر اللہ نے عقیدہ آخرت کا ذکر کیا ہے۔

Big Crunch کا Concept:

اللہ نے قرآن
میں ~~قرآ~~ بتایا ہے کہ جس طرح یہ ~~زمین بنائی~~
کائنات بنائی گئی ہے بیگ بینگ کے ذریعے بالکل
اسی طرح اللہ کی ذات اسے سمیٹنے پر قادر ہے اور
قیامت اسی طرح برپا ہوگی۔

"ہم کائنات کو ویسے ہی سمیٹ دیں گے جس طرح
ہم نے اسے پیدا کیا ہے۔"

— القرآن

سزا اور جزا کا تصور:

اللہ نے آخرت کو دنیا کے
اعمال کیلئے نتیجے کے طور پر منتخب کیا ہے جہاں
ہر نیکی کے عوض جنت اور برائی کے بدلے جہنم ملے گا

تاریخ:______ دن:______

"جو لوگ ایمان نہیں لاتے انکیلئے زبردست عذاب تیار ہے۔"

— القرآن

یہی بات آخرت کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے

عقیدہ آخرت کا انسانی زندگی میں اہمیت:

انفرادی طور پر:

جب انسان اس بات پر ایمان لے آتا ہے کہ اسنے دنیا سے رخصت ہونا ہے اور آخرت ایک نہ ختم ہونے والی زندگی ہے تو پھر اس میں اپنے زندگی کو خاص مقصد کی خاطر قربان کرنے کا جذبہ، شجاعت و بہادری سے کام لینے، ذمہ داری کا احساس، نیکی سے رغبت اور برائی سے اجتناب جیسے جذبات پیدا ہوتے ہے۔

اجتماعی زندگی میں اہمیت:

اجتماعی طور پر پورا معاشرہ اچھے کاموں کو فروغ اور برائی سے اجتناب پر عمل درآمد کو ترجیح دیتا ہے۔ جس سے انسان کی فلاح و بہبود ایک اچھا پرسکون معاشرہ جنم لیتا ہے اور صدقہ خیرات کا جذبہ اور ساتھ میں سود سے کنارہ کشی بھی پیدا ہوتی ہے۔